



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ہاتھوں میں ایک پمفلٹ ہے۔ اس کی عبارتیں پڑھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا یہ باتیں صحیح ہیں یا گھڑی ہوئی ہیں۔ اس پمفلٹ میں الشیخ احمد جو حرم نبی کی کنجیوں کے محافظ ہیں ان کی وصیت درج ہے۔ اس وصیت میں تمام مشرق و مغرب کے مسلمانوں کے لیے متعدد پسند و نصائح ہیں اور آخر میں یہ درج ہے کہ ہمیں میں فلاں شخص نے اس وصیت کو شائع کرنا لوگوں میں مفت تقسیم کرایا تو اللہ نے اسے پچیس ہزار روپے بخشے۔ ایک دوسرے شخص نے اسے مفت تقسیم کرایا تو اسے پچھ ہزار روپیوں کا فائدہ ہوا۔ ایک شخص نے اسے جھٹلایا تو اسی دن اپنے پیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھا آخر میں یہ لکھا ہے کہ جس شخص نے اس پمفلٹ کو پڑھا اور اسے شائع کرنا لوگوں میں تقسیم نہیں کرایا تو وہ بڑی بڑی مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے گا۔ آپ کی اس وصیت کے بارے میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس وصیت کے بارے میں متعدد افراد نے بار بار سوال کیا ہے، یہ کوئی نئی شعبہ بازی نہیں ہے۔ بلکہ سالوں قبل بھی میں نے اسی قسم کی وصیت پڑھی تھی اور اس میں بھی یہ وصیت اسی الشیخ احمد محافظ حرم نبوی کی طرف منسوب تھی۔ میں نے مدینہ منورہ جا کر متعدد لوگوں سے الشیخ احمد کے بارے میں دریافت کیا، کون تھے یا کہاں بہتے تھے؟ لیکن کسی کو بھی ان شیخ کی خبر نہیں ہے۔ کوئی بھی اس نام کے شیخ کو نہیں جانتا۔ حیرت کی بات ہے کہ مہینے میں تو اس شیخ سے کوئی واقف نہیں لیکن اس سے منسوب وصیتیں ان علاقوں سے نشر ہو رہی ہیں جہاں بدعتیں یا گمراہیاں عام ہیں یعنی ہندوستان۔ اس وصیت کو پڑھ کر کوئی بھی صاحب نظر سمجھ سکتا ہے کہ یہ من گھڑت ہے۔ مثال کے طور پر اس میں پشمن گوئی ہے کہ قیامت بہت قریب ہے۔ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ پہلے ہی میں اس سے متنبہ کر چکا ہے:

لَقَدْ أَنذَرْتُكُمْ قُرَيْبًا ۚ ۛۛۛ سورة الاحزاب ۛۛۛ

”شاید کہ وہ (قیامت کی گھڑی) قریب ہی آگئی ہو“

:حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرما چکے ہیں کہ

(يُخْشَتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَمَا تَمِينُ) (بخاری و مسلم یہ روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

”اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو بیچا کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیج گئے ہیں“

ان صراحتوں کے بعد اس کی چنداں ضرورت نہیں تھی کہ اللہ کسی شیخ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرائے اور ان کی زبانی لوگوں کی یاد دہانی کرائے۔ یاد دہانی کے لیے اب کوئی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔ اب صرف قرآن اور سنت ہی قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔

اللہ فرماتا ہے:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي... ۛۛۛ سورة المائدة ۛۛۛ

”آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے“

ان تصریحات کے بعد اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اب بھی تذکیر کے لیے کسی شیخ کی وصیت ضروری ہے تو اس نے دین اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔

اس وصیت میں لوگوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے اسے شائع کرنا لوگوں میں تقسیم نہیں کرایا تو وہ مصیبتوں میں گرفتار ہو جائیں گے۔ حالانکہ قرآن اور حدیث کے بارے میں بھی کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ پڑھنے کے بعد شائع کرنا لوگوں میں مفت تقسیم نہ کرنے والا مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے گا۔ تو کیا نعوذ باللہ اس وصیت کی اہمیت قرآن وحدیث سے بھی بڑھ کر ہے؟

پمفلٹ میں اس بات کا دعویٰ کہ تقسیم کرانے والوں کو روپے پسون کا فائدہ پہنچا کر دراصل کم فہم مسلمانوں کو صراط مستقیم سے دور لے جانے کا آسان نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رزق حاصل کرنے کے جو طریقے مقرر کیے ہیں انہیں طریقوں سے ساری دنیا رزق کماتی ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رزق کمانے کے لیے انہیں طریقوں کو اختیار کیا۔ ان طریقوں سے ہٹ کر جس طریقے کی دعوت اس پمفلٹ میں دی گئی ہے، ظاہر ہے وہ لوگوں کو اپناج بنانے والا ہے۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

